نوٹس: هِدایة النحو سوالاً جواباً

مؤلف: احمد نواز قادری عطاری

مزید نوٹس کے لیے رابطہ کریں:

0302-4154930

AL- FAREED ONLINE ACADEMY

کلمات آغاز

الحمد للہ ہماری **الفرید آن لائن اکیڈمی** بہت ساری درسی کتب کے سوالاً جواباً نوٹس بنا چکی ہے، بالخصوص تخصص یعنی مفتی کورس میں پڑھائی جانے والی کتب کے آسان فہم نوٹس اور تراجم۔ ہمارا یہ سلسلہ آگے جاری ہے، ان شاء اللہ ہم مکمل درس نظامی کتب کے نوٹس شائع کریں گے تاکہ طلبا و طالبات کے لیے امتحان دینا آسان ہو جائے۔

ہمارے بنائے ہوئے نوٹس کی خصوصیات:

← بورڈ کے سالانہ امتحان کے مطابق۔

← سوالاً جواباً، آسان فہم۔

← طوالت سے پاک۔

← تھوڑے ٹائم میں مکمل تیاری۔

← باقاعدہ کسی جامعہ میں نہ پڑھنے والے طلبا کے لیے بہت مفید۔

← پوری کتاب کا چند صفحات میں مکمل خلاصہ۔

← اہم اور ضروری ابحاث کا ذکر۔

نوٹ: ذہین اور باقاعدہ مدارس میں پڑھنے والے طلبا صرف ان نوٹس پر اقتصار نہ کریں بلکہ سو فیصد کامیابی اور ایک کامیاب مدرس بننے کے لیے کتاب کی طرف ضرور مراجعت کریں۔

العبد الفقیر احمد نواز قادری عطاری

سوال: ھِدایۃ النحو کے مصنف کا مختصر تعارف بیان کریں؟

جواب: **ہدایۃ النحو کے مصنف کا تعارف**

نام: عثمان

لقب: سراج الدین

کنیت: ابو حیان

نسبت: اودھی الہندی

مکمل نام: عارف کبیر سراج الدین **ابو حیان** عثمان چشتی نظامی اودھی

ولادت ووفات: (---ھ، وفات 758ھ) لم اقف علی سن ولادتہ

تعارف

عارف کبیر، فاضل خبیر، محقق بے نظیر سراج الدین عثمان رحمۃ اللہ علیہ سلطان المشائخ نظام الدین محبوبِ الٰہی کے خلفاء میں سے ہیں جو فرید العصر قطب الاولیاء حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ ہیں، بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ ہیں اور آپ سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ ہیں جو سیستان سے ہندستان تشریف لائے تھے۔ شیخ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کی خانقاہ سے " اخی " اور " آئینہ ہندستان " کالقب ملا، اس کے

علاوہ بھی کئی پاک وہند کے علماء، صوفیاء آپ کی شان میں رطب اللسان ہیں۔ آپ سے ہزاروں لوگوں نے شریعت وطریقت کا علم حاصل کیا اور برصغیر کے کونے کونے کو علم کے نور سے روشن کیا۔

اساتذہ: خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا فخر الدین الزرادی، رکن الدین الاندربتی۔

تلامذہ: علاء الدین عمر بن اسعد لاہوری۔

تعریفی کلمات:

علامہ سید محمد بن مبارک علوی کرمانی معروف بہ میر خورد رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب سر الاولیاء میں تحریر فرماتے ہیں: "آں صوفی خوش لقا، آں زاہد دل ربا کہ در تقوی وورع و مکارم اخلاق و لطافت طبع میان یاراں موصوف بود یعنی مولانا سراج الملۃ والدین عثمان کہ خلیفہ سلطان المشائخ بود و اورا اخی سراج ہم گفتندے، واز یاراں کہ در اودھ و دیار ہندوستان داخل بندگانِ سلطان المشائخ شدند او در ارادت ھمہ سابق بود و در باب او نفس مبارک سلطان المشائخ رفتہ کہ ایں آئینہ ہندوستانست" (سر الاولیاء، فارسی، مولانا محمد بن مبارک علوی، ص 288، مطبوعہ مطبع محب ہند دہلی سن اشاعت 1302ھ، آئینہ ہندستان، ص57، شیخ الاسلام ٹرسٹ احمد آباد انڈیا)

ترجمہ: صوفی خوش لقاء، زاہد دل رُبا، مولانا سراج الملت والدین عثمان، تقویٰ وطہارت، زہد وورع اور مکارم اخلاق و لطافت طبع کے لحاظ سے ہم عصروں میں ممتاز تھے۔ سلطان المشائخ کے معزز خلیفہ، مشہور بہ اخی سراج، اودھ و دیار ہندوستان کے سلطان المشائخ کے مریدوں میں سابق واول، سلطان المشائخ کے مظہر اور آئینہ ہندوستان ہیں۔

محدث اعظم ہند سید محمد اشرفی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ راقم طراز ہیں: حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء کے خلفائے کرام میں حضرت عثمان کی مقدس ہستی کی اس خصوصیت کو تاریخ مٹا نہیں سکتی کہ آپ کو آئینہ ہند کا خطاب عطا ہوا تھا۔ اسی سے پتہ چلتا ہے کہ حضور محبوب الٰہی کے پیارے وجود نے حضرت عثمان کے آئینہ حق نما میں اپنی محبوبیت کی تجلیاں کس قدر ملاحظہ فرمائی تھیں۔ (ماہنامہ اشرفی، جلد: 2، شمارہ نمبر12، جمادی الاول1343ھ/ دسمبر 1924ء)

نزہۃ الخواطر میں ہے:"الشيخ العارف الكبير سراج الدين عثمان الجشتي الأودي أحد الأولياء السالكين المرتاضين، دخل دهلي في شبابه وأدرك الشيخ نظام الدين محمّداً البدايوني وكان حسن الصورة والسيرة "(نزہۃ الخواطر، ج2، ص173، دار ابن حزم بیروت لبنان)

ترجمہ: شیخ، عارفِ کبیر، سراج الدین عثمان چشتی اودھی سالکین اولیاء میں سے تھے۔ اپنے ایام شباب میں دہلی میں آئے اور وہاں شیخ نظام الدین بدایونی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی اور آپ اچھی صورت و سیرت والے تھے۔

تصانیف: میزان الصرف، پنج گنج، ہدایۃ النحو۔

ہدایۃ النحو

شیخ سراج الدین عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے دراصل ہدایۃ النحو **کافیہ** کو سمجھانے اور اس کے مشکل مقامات کی وضاحت کے لئے لکھی تھی جس کا خود آپ نے اس کے مقدمہ میں اقرار کیا لیکن اس کتاب کو یہ مقام حاصل ہوا کہ آج کئی مدارس میں باقاعدہ سبقاً پڑھائی جاتی ہے، کئی اس کی شروحات اور حواشی لکھے جا چکے ہیں، مبتدی طلباء کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہے۔

عربی شروحات:

درایۃ النحو، عنایۃ النحو، الہامیہ، وقایۃ النحو وغیرہ۔

الفرید آن لائن اکیڈمی 03024154930

اُردو شروحات:

تفہیم النحو ترجمہ ہدایۃ النحو (مولانا صدیق ہزاروی، مکتبہ اہل سنت جامعہ نظامیہ لاہور)۔ مختار النحو (محمد شبیر نعیمی، مکتبہ اہل سنت جامعہ نظامیہ لاہور، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)۔ رفیع النحو شرح ہدایۃ النحو سوالاً جواباً (محمد زکریا عطاری، الغنی پبلشرز کراچی)۔ صدیق النحو شرح ہدایۃ النحو (مولانا صدیق ہزاروی، مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)۔ شرح ہدایۃ النحو (مولانا لیاقت علی رضوی، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)۔ کفایۃ النحو (محمد عمران انور نظامی، پروگریسو بکس لاہور)۔ معین النحو شرح ہدایۃ النحو سوالاً جواباً (عبدالغفار سیالوی، پروگریسو بکس لاہور)۔ وقایۃ النحو (نذیر احمد مہروی، مطبوعہ مکتبہ مہریہ کاظمیہ ملتان)۔

صاحب ہدایۃ النحو کے ترجمہ کے لئے درج ذیل مقامات دیکھیں:

(سر الاولیاء فارسی، مولانا محمد بن مبارک علوی، ص:288، مطبوعہ مطبع محب ہند دہلی سن اشاعت 1302ھ، آئینہ ہندستان، ص57، شیخ الاسلام ٹرسٹ احمد آباد انڈیا، ماہنامہ اشرفی، جلد: 2، شمارہ نمبر 12، جمادی الاول 1343ھ / دسمبر 1924ء، نزھۃ الخواطر، ج2، ص173، دار ابن حزم بیروت لبنان، اخبار الاخیار)

سوال: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کا آغاز "بسم اللہ" سے کیوں کیا؟

جواب: اس کے تین جواب ہیں:

1. قرآن مجید کی اتباع کرتے ہوئے، کیونکہ قرآن پاک میں سب سے پہلے "بسم اللہ" مذکور ہے۔

2. حدیث پاک کی پیروی کرتے ہوئے، کیونکہ حدیث پاک میں ہے: كل امر ذي بال لا يبدأ فيه ببسم الله الرحمن الرحيم فهو اقطع" ترجمہ: ہر وہ ذیشان کام جس کی ابتدا اللہ کے نام سے نہ کی جائے تو وہ ناقص ہے۔

3. سلف وصالحین کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے، کیونکہ ہمارے اسلاف جب بھی کسی نیک اور اچھے کام کا آغاز کرتے تو بسم اللہ سے شروع کرتے۔

سوال: مصنف نے بسم اللہ کے بعد حمد کا ذکر کیوں نہیں؟ حالانکہ حدیث پاک میں ہے: كل امر ذي بال لم يبدأ بحمد الله فهو اقطع" ترجمہ: ہر وہ ذیشان کام جس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد سے نہ ہو تو وہ ناقص ہے۔ پھر اس سے سلف وصالحین کے طریقے کی مخالفت بھی ہوئی، کیونکہ وہ ہر کام کے شروع میں بسم اللہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کیا کرتے تھے۔

جواب اول: اس سے حدیث پاک کی مخالفت لازم نہیں آتی، کیونکہ حدیث میں "لم یبدا" کے الفاظ ہیں، "لم یکتب" کے نہیں۔ یعنی حدیث کے مطابق ضروری نہیں کہ ہر ذی شان کام کی ابتدا "حمد لکھ کر کی جائے" بلکہ بول کر بھی کی جاسکتی ہے۔ لہذا ہو سکتا ہے مصنف نے کتاب کا آغاز کرتے وقت زبان کے ساتھ بول کر حمد کرلی ہو۔ یعنی حدیث پاک کا مقتضیٰ عام ہے، خاص نہیں۔

جواب دوم: اس سے حدیث پاک کی مخالفت لازم نہیں آتی، کیونکہ حدیث پاک میں ہے: ہر وہ ذیشان کام جس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد سے نہ ہو تو وہ ناقص ہے۔ جبکہ مصنف نے کسر نفسی کرتے ہوئے اپنی کتاب کو ذی شان کام سمجھا ہی نہیں۔

جواب سوم: حمد سے مقصود اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان ہے جو بسم اللہ سے حاصل ہو چکا۔ چونکہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کتاب میں اختصار کے در پے ہیں اس لیے بسم اللہ کے بعد حمد کا با قاعدہ صراحتاً ذکر نہیں کیا۔

اس سے سلف و صالحین کے طریقہ کی مخالفت بھی لازم نہیں آتی، کیونکہ مصنف نے اپنی کتاب کو ان کی کتابوں کی طرح با قاعدہ کتاب سمجھا ہی نہیں، اگرچہ قواعد و فوائد کے لحاظ سے کئی سلف کی کتابوں سے یہ اہم ہے۔

سوال: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بسم اللہ کے بعد "حمد" کا ذکر کیوں کیا؟

جواب:

- قرآن مجید کی پیروی کرتے ہوئے۔ کیونکہ قرآن پاک میں بسم اللہ کے بعد "حمد" کا ذکر ہے۔
- حدیث پاک کی اتباع کرتے ہوئے۔
- سلف و صالحین کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے۔ کیونکہ ہمارے سلف کا یہ طریقہ ہے کہ وہ جس کام کا بھی آغاز کریں تو بسم اللہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں۔

سوال: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "ھدایۃ النحو" کو کس کتاب کی ترتیب پر لکھا ہے؟

جواب: مصنف نے اپنی اس کتاب کو "کافیہ" کی ترتیب پر لکھا ہے جس میں ابواب اور فصول کا اضافہ کیا، اس کے ساتھ ساتھ عبارت کو آسان کیا اور مثالوں کا بھی ذکر کیا۔

سوال: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کو کتنی اقسام پر مرتب کیا؟

جواب: ایک مقدمہ اور تین اقسام پر۔

سوال: ھدایۃ النحو کی روشنی میں علم النحو کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت بیان کریں؟

جواب: علم النحو کی تعریف:

علم النحو ایسے اصولوں کو جاننے کا نام ہے جن کے زریعے معرب اور مبنی کی حیثیت سے تینوں کلموں کے آخر کے احوال اور ایک دوسرے سے مرکب ہونے کے طریقہ کو پہچانا جاتا ہے۔

موضوع:

کلمہ اور کلام۔

غرض وغایت:

کلام عرب میں ذہن کو لفظی غلطی سے بچانا۔

الفرید آن لائن اکیڈمی 03024154930

سوال: کلمہ اور اس کی اقسام کی تعریف بمع مثال لکھیں؟

جواب: کلمہ کی تعریف:

کلمہ وہ لفظ ہے جسے ایک معنیٰ کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے: رجل، زید وغیرہ۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل، حرف۔

اسم کی تعریف:

اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنیٰ پر خود بخود دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی کے ساتھ نہ ملا ہوا ہو۔ جیسے: رجل، قلم، علم، شحن وغیرہ۔

نوٹ : اسم کو اسم اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنی دونوں قسموں یعنی فعل اور حرف پر بلند ہوتا ہے۔ اس لیے نہیں کہتے کہ یہ اپنے معنیٰ پر علامت ہوتا ہے۔

فعل کی تعریف:

فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنیٰ پر خود بخود دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ جیسے: ضربَ، نصرَ، یسمع وغیرہ۔

حرف کی تعریف:

حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنیٰ پر خود بخود دلالت نہ کرے اور نہ ہی تین زمانوں میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ جیسے: مِن، الیٰ، حتیٰ وغیرہ۔

سوال: اسم، فعل، حرف کی علامات بیان کریں؟

جواب: اسم کی علامات:

- مبتدا ہونا۔ زید قائم
- مضاف ہونا۔ غلام زید
- شروع میں الف لام کا داخل ہونا۔ الحمد
- مجرور ہونا۔ بزید
- آخر میں تنوین ہونا۔ رجلٌ
- تثنیہ ہونا۔ رجلانِ

← جمع ہونا۔ رجال

← موصوف ہونا۔ رجل عالم

← مصغر ہونا۔ ضویرب

← منادیٰ ہونا۔ یزید

فعل کی علامات:

☆ شروع میں حرف "قد" ہونا۔ قد ضرب

☆ شروع میں حرف "سین" کا ہونا۔ سیضرب

☆ شروع میں "سوف" کا ہونا۔ سوف یضرب

☆ آخر میں جزم ہونا۔ لم یضرب

☆ ماضی ہونا۔ ضرب

☆ مضارع ہونا۔ یضرب

☆ امر ہونا۔ اِضرب

☆ آخر میں نون تاکید ہونا۔ لیضربن

حرف کی علامت:

حرف وہ ہے جس میں فعل اور اسم کی کوئی علامت نہ پائی جائے۔

سوال: حرف کے کلام عرب میں کیا فوائد ہیں؟

جواب: حرف کلام عرب میں مختلف اسماء اور افعال کو ملانے کے لیے آتا ہے۔

- کبھی دو اسموں کو ملاتا ہے۔ جیسے: زید فی الدار۔
- کبھی دو فعلوں کو ملاتا ہے۔ جیسے: اُرید اَن تضرب۔
- کبھی اسم اور فعل کو ملاتا ہے۔ جیسے: ضربتُ بالخشبۃِ۔
- کبھی دو جملوں کو ملاتا ہے۔ جیسے :اِن جائنی زید اَکرمتُہ۔

الفرید آن لائن اکیڈمی 03024154930

سوال: کلام اور اِسناد کی تعریف بیان کریں؟

جواب: کلام کی تعریف:

کلام وہ ہے جو دو کلموں کو متضمن ہو اِسناد کے ساتھ۔

اسناد کی تعریف:

دو کلموں میں سے ایک کی دوسرے کی طرف نسبت کرنا اس حیثیت سے کہ مخاطب کو بات کا مکمل فائدہ دے۔ جیسے :زید قائم۔

سوال: کلام کتنی چیزوں سے حاصل ہوتا ہے؟

جواب:

دو اسموں سے۔ جیسے :زید قائم۔

ایک اسم اور فعل سے۔ جیسے :ضرب زید۔

سوال: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی قسم کو کتنے ابواب پر مرتب کیا ہے؟

جواب: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی قسم میں اسم کے احکام بیان کیے ہیں دو ابواب اور ایک خاتمہ میں۔ پہلا باب معرب کے بارے ہے جس میں ایک مقدمہ، تین مقاصد اور آخر میں خاتمہ ہے۔

سوال: ہدایۃ النحو کی روشنی میں معرب کی تعریف اور حکم بمع مثال بیان کریں؟

جواب: معرب کی تعریف:

معرب وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو۔ جیسے: قامَ زید میں زید۔

معرب کا حکم:

معرب کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدل جاتا ہے۔ جیسے: جائَنی زیدٌ، رایتُ زیداً، مررتُ بزیدٍ۔

نوٹ: اسم کے تین اعراب ہیں: رفع، نصب، جر۔

نوٹ: عامل وہ ہے جس کی وجہ سے کلمہ کے آخر میں اعراب آئے۔

سوال: اِعراب کے لحاظ سے مصنف نے اسم معرب کی کتنی اقسام ذکر کی ہیں؟

جواب: نو(9) اقسام جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	اعراب	مثال
مفرد منصرف صحیح، جاری مجرائے صحیح، جمع مکسر	تینوں حالتوں میں اعراب بالحرکت لفظی	جائنی زیدٌ، دلوٌ، رجالٌ۔ رایت زیداً، دلواً، رجالاً۔ مررت بزیدٍ، دلوٍ، رجالٍ
جمع مؤنث سالم	حالت رفعی ضمہ کے ساتھ، نصبی و جری کسرہ کے ساتھ	جائنی مسلماتٌ، رایت مسلماتٍ، مررت بمسلماتٍ
غیر منصرف	حالت رفعی ضمہ کے ساتھ، نصبی و جری فتحہ کے ساتھ	جائنی عمرُ، رایت عمرَ، مررت بعمرَ
اسمائے ستہ مکبرہ	تینوں حالتوں میں اعراب بالحرف لفظی	جائنی ابوک، رایت اباک، مررت بابیک
تثنیہ	حالت رفعی "الف" کے ساتھ، نصبی و جری "ی" ساکن ماقبل مفتوح کے ساتھ	جائنی رجلانِ، رایت رجلَینِ، مررت برجلَینِ
جمع	حالت رفعی "و" کے ساتھ، نصبی و جری "ی" ساکن ماقبل مکسور کے ساتھ	جائنی مسلمونَ، رایت مسلِمینَ، مررت بمسلِمینَ
اسم مقصور	تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری	جائنی موسیٰ، رایت موسیٰ، مررت بموسیٰ
اسم منقوص	حالت رفعی اور جری تقدیری اعراب کے ساتھ، حالت نصبی اعراب لفظی کے ساتھ	جائنی القاضی، رایت القاضیَ، مررت بالقاضی
جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم	حالت رفعی "و" تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی و جری "ی" لفظی کے ساتھ	جائنی مسلمیّ، رایت مسلِمیّ، مررت بمسلِمیّ

سوال:اسم معرب کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو اقسام ہیں: 1- منصرف، 2- غیر منصرف

منصرف:

وہ اسم معرب ہے جس میں منع صرف کے نو(9) اسباب میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو کے قائم مقام ہو نہ پایا جائے۔ جیسے: جائَنی زیدٌ، رایتُ زیداً، مررتُ بزیدٍ۔ ان مثالوں میں "زید" منصرف ہے۔

نوٹ: اس کو اسم متمکن بھی کہتے ہیں اور اس پر تینوں حرکات یعنی زبر، زیر، پیش اور تنوین داخل ہو جاتی ہے۔

الفرید آن لائن اکیڈمی 03024154930

غیر منصرف:

وہ اسم معرب ہے جس میں منع صرف کے نو(9) اسباب میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو کے قائم مقام ہو پایا جائے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی۔ جیسے: جائَنی عمرُ، رایتُ عمرَ، مررتُ بعمرَ۔ ان مثالوں میں "عمر" غیر منصرف ہے۔

نوٹ: اگر غیر منصرف کی کسی کلمہ کی طرف اضافت ہو جائے یا اس کے شروع میں الف لام آجائے تو اس پر کسرہ آسکتی ہے۔

سوال: غیر منصرف کے کتنے اسباب ہیں؟

جواب :غیر منصرف کے نو(9) اسباب ہیں جو درج ذیل نقشے میں مذکور ہیں:

نام	مثال
عدل	عمر
وصف	اسود
تانیث	زینب، طلحہ
معرفہ	احمد
عجمہ	ابراھیم
جمع	مساجد
ترکیب	بعلبک
وزن فعل	شمّر، ضرب
الف نون زائدتان	عمران، عثمان

سوال: مرفوعات کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب :مرفوعات کل آٹھ(8)ہیں جو درج ذیل نقشہ میں مذکور ہیں:

فاعل	ضَرَبَ زیدٌ میں زید
نائب الفاعل	ضُرِبَ زیدٌ میں زید
مبتدا	زید قائم میں زید
خبر	زید قائم میں قائم

حروف مشبہ بالفعل کی خبر	ان زیداً قائم میں قائم
افعال ناقصہ کا اسم	کان زید قائماً میں زید
ماولا مشابہ بلیس کا اسم	ما زید قائماً میں زید
لائے نفی جنس کی خبر	لا غلامَ رجلٍ ظریفٌ فی الدار میں ظریف

سوال: فاعل کی تعریف کرتے ہوئے اس کے کچھ ضروری احکام بھی بیان کر دیں؟

جواب: فاعل کی تعریف:

فاعل ہر وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو جس کا فاعل کی طرف اسناد ہو اس حیثیت سے کہ وہ فعل اس کے ساتھ قائم ہو نہ کہ اس پر واقع ہو۔ جیسے: قامَ زید میں زید۔

فاعل کے ضروری احکام:

(1)

← فاعل کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے: قامَ زید میں زید۔

← کبھی ضمیر بارز ہوتا ہے۔ جیسے :ضربتُ زیداً میں "تُ" ضمیر۔

← کبھی ضمیر مستتر ہوتا ہے۔ جیسے :زید ذھبَ میں ذھب کے اندر پوشیدہ "ھو" ضمیر۔

(2)

اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد لایا جائے گا مذکر کے لیے مذکر اور مؤنث کے لیے مؤنث۔ جیسے: ضرب زید، ضرب الزیدان، ضرب الزیدون۔

اور اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل فاعل کے مطابق آئے گا یعنی واحد کے لیے واحد، تثنیہ کے لیے تثنیہ، جمع کے لیے جمع۔ جیسے: زید ضرب، الزیدان ضربا، الزیدون ضربوا۔

الفرید آن لائن اکیڈمی 03024154930

(3)

اگر فاعل مؤنث حقیقی ہو تو فعل ہمیشہ مؤنث لایا جائے گا۔ جیسے :قامت ہند۔

اور اگر فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ آجائے تو پھر فعل مذکر بھی لاسکتے ہیں اور مؤنث بھی۔ جیسے: ضرب الیوم ہند، ضربت الیوم ہند۔

(4)

جب فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصور ہوں تو فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے۔ جیسے :ضرب موسیٰ عیسیٰ۔

(5)

جہاں فعل کے حذف کا قرینہ پایا جائے وہاں فعل کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: "زید" اس شخص کے جواب میں جس نے کہا: من ضرب (کس نے مارا)۔ کبھی فاعل اور مفعول دونوں کو حذف کر دیا جاتا ہے قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے۔ جیسے: "نعم" اس شخص کے جواب میں جس نے کہا: اَقامَ زید؟ (کیا زید کھڑا ہے)۔

سوال: تنازع فعلان کی وضاحت کرتے ہوئے اس کی چاروں صورتیں بمع مثال تحریر کریں؟

جواب: تنازع فعلان یعنی دو فعلوں کا ایک اسم ظاہر میں جھگڑا (تقاضہ) کرنا کہ یہ میرا معمول بنے۔ اس کی چار صورتیں ہیں:

- دونوں فاعل کا تقاضہ کریں۔ جیسے: ضربنی واکرمنی زید۔
- دونوں مفعول کا تقاضہ کریں۔ جیسے: ضربتُ واکرمتُ زیداً۔
- پہلا فاعل کا تقاضہ کرے اور دوسرا مفعول کا۔ جیسے: ضربنی واکرمتُ زیداً۔
- پہلا فعل مفعول کا تقاضہ کرے اور دوسرا فعل فاعل کو چاہے۔ جیسے: ضربتُ واکرمنی زید۔

نوٹ: بصریوں کے نزدیک دوسرے فعل کو عمل دینا اولیٰ ہے جبکہ کوفیوں کے نزدیک پہلے فعل کو عمل دینا اولیٰ ہے۔

سوال: نائب الفاعل کی تعریف بمع مثال لکھیں؟

جواب: نائب الفاعل ہر وہ مفعول ہے جس کے فاعل کو حذف کر دیا گیا ہو اور مفعول کو فاعل کی جگہ کھڑا کیا گیا ہو۔ جیسے: ضُرِبَ زیدٌ۔

سوال: مبتدا اور خبر کی تعریف بیان کریں؟

جواب: متبدا اور خبر وہ اسم ہیں جو عوامل لفظیہ سے خالی ہوں۔ ان میں سے ایک مسند الیہ ہوتا ہے جسے مبتدا کہتے ہیں اور دوسرا مسند بہ ہوتا ہے جسے خبر کہتے ہیں۔ قائم زید میں زید۔

سوال: نکرہ کن صورتوں میں مبتدا بن سکتا ہے؟

جواب: درج ذیل صورتوں میں نکرہ مبتدا بن سکتا ہے:

- جب نکرہ کی صفت ذکر کر دی جائے۔ جیسے: ﴿ولعبدٌ مؤمنٌ خيرٌ من مشركٍ﴾۔
- جب نکرہ حرف استفہام کے بعد واقع ہو اور "ام" کے ساتھ اس کا تکرار ہو۔ جیسے: ارجل فی الدار ام امراۃ۔

الفرید آن لائن اکیڈمی 03024154930

- جب نکرہ حرف نفی کے بعد واقع ہو۔ جیسے: مااحد خیر منک۔
- جب نکرہ کی صفت محذوف ہو۔ جیسے :شر اھر ذاناب۔
- جب نکرہ مؤخر ہو۔ جیسے: فی الدار رجل۔
- جب نکرہ اصل میں جملہ فعلیہ ہو۔ جیسے: سلام علیک۔

فائدہ :کلام میں دو اسم آجائیں، ایک معرفہ ہو اور دوسرا نکرہ تو معرفہ کو مبتدا اور نکرہ کو اس کی خبر بنائیں گے۔ جیسے :زید قائم۔ اور اگر دونوں معرفہ ہوں تو جس کو چاہیں مبتدا بنالیں اور دوسرے کو خبر۔ جیسے: محمد نبیناﷺ۔ اور اگر خبر جملہ ہو تو اس میں ایک ایسی ضمیر ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف لوٹے۔ جیسے :زید قام۔

سوال: حروف مشبہ بالفعل کون کون سے ہیں اور ان کا عمل کیا ہے؟

جواب: چھے ہیں: اِنَّ، اَنَّ، کاَنَّ، لٰکنَّ، لیتَ، لعل۔ یہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے: ان زیداً قائم۔

نوٹ :ان حروف کی خبر ان کے اسم پر مقدم نہیں ہو سکتی مگر جب ظرف ہو۔ جیسے: اِنَّ فی الدارِ زیداً۔

سوال: افعال ناقصہ کون کون سے ہیں اور یہ کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب: یہ کل سترہ (17) ہیں:

ان کو ناقصہ اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنے اسم کے ساتھ مل کر مکمل جملہ نہیں بنتے بلکہ انہیں خبر کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

کان، صار، ظل، بات، اصبح، اضحیٰ، امسیٰ، عاد، غدا، راح، مازال، مابرح،ماانفک، مادام، مافتیٔ، لیس۔

یہ اسماء اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

مثال:

کان زید قائماً۔ اب اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ آپ نے اس مثال میں زید کو مرفوع کیوں پڑھا؟ تو ہم کہیں گے یہ کان فعل ناقص کا اسم ہے جو ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور خبر منصوب۔

مزید مثالیں: کان اللہ علیماً حکیماً، کان خالد نائماً، صار بکر غنیاً، اصبح زید فقیراً، مادام عمرو جالساً۔

فائدہ: بعض اوقات کان فعل ناقص "تامہ" بھی ہوتا ہے۔

سوال: منصوبات کتنے اور کون کون سے ہیں؟

الفرید آن لائن اکیڈمی 03024154930

جواب: درج ذیل ہیں:

مفعول مطلق	ضربت ضرباً میں ضربا
مفعول بہ	ضربت زیداً میں زید
مفعول فیہ	صمت یومَ الجمعۃ میں یوم
مفعول لہ	ضربتہ تادیباً میں تادیبا
مفعول معہ	جاء البرد والجبات
حال	جائنی زید راکباً میں راکبا
تمیز	عندی احد عشر درھماً میں درھما
حروف مشبہ بالفعل کا اسم	اِنَّ زیداً قائم میں زیدا
لائے نفی جنس کا اسم	لاغلامَ رجلٍ ظریف فی الدار میں غلامَ
افعال ناقصہ کی خبر	کان زید قائماً میں قائما
ماولامشابہ بلیس کی خبر	مازید قائماً میں قائماً

سوال: مفعول مطلق کی تعریف اور اقسام مثالوں کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: مفعول مطلق کی تعریف:

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کے ہم معنٰی میں ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

- مفعول مطلق تاکیدی: جیسے: ضربت ضرباً۔

- **مفعول مطلق نوعی:** جیسے: جلستُ جِلسةَ القاری۔
- **مفعول مطلق عددی:** جیسے: جلستُ جَلسةً۔

قد تم بحمد اللہ و ﷺ

18-10-2025 بروز ہفتہ

احمد نواز قادری عطاری جلالی